الاستفتاء

قرآن پاک اور احادیث مبارکہ میں جن آیات اور احادیث کی رو سے والد پر فرض ہے کہ وہ اپنی ولاد کی پرورش کرے یعنی پرورش کے لئے سامان مہیا کرنے اور بصورت کوتاہی کیا حکم ہے جبکہ والد صاحب جائیداد ہو اور ویسے بھی اس کے پاس وافر فنڈز موجود ہوں جن کو وہ اپنی خاص ضروریات پر استعمال کر رہا ہو اور اولاد بھی لڑکی ہو۔ سائل بذریعہ ظہورالدین کلرک۔لاہور

الجواب بعون الوہاب ومنہ الصدق والصواب۔ بشرط صحت سوال صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ ایک والد پر شرعاً" یہ واجب ہ کہ وہ اپنی معاشی حیثیت اور وسعت مالی کے مطابق اپنی اولاد کی کفالت کرے بصورت دیگر وہ اللہ کے ہاں سخت مجرم اور گناہ کبیرہ کا مرتکب اور قاطع رحم ہو گا۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے۔

لا تکلف نفس الا وسعہا لا تضار والدۃ بولدہ ولا مولود لہ بولدہ وعلی الوارث مثل ذالک سورۃ البقرہ ۲۳۳

کہ ہر ایک نفس کو اس کی ہمت کے موافق حکم ہوا کرتا ہے۔ نہ تو ماں اپنے بچے کی وجہ سے ضرر پہنچائے (کہ خواہ مخواہ خاوند سے زیادہ مانگے) اور نہ باپ اپنے بچے کے سبب سے (اس کی ماں کو) تکلیف دے اور (اگر باپ نہ ہو تو) اسی قدر وارثوں کے ذمہ ہے۔ (ترجمہ شیخ الاسلام ثناء اللہ امرتسری)

۲۔ **لینفق ذوسعتہ من سعتہ ومن قدر علیہہ رزقہ فلینفق مما آتاہ اللہ لا یکلف اللہ نفسا الا ما آتاھا سیجعل بعد عسر یسرا** ۔ سورۃ اطلاق ۷ جو وسعت والا ہے وہ اپنی وسعت سے خرچ کرے اور جس کا رزق تنگ ہے وہ بھی اللہ کے دیئے ہوئے مال سے خرچ کرے۔ اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اتنا ہی حکم دیتا ہے جتنی اس کو طاقت دی ہے۔ اللہ بعد تنگی کے آسانی کر دے گا۔

۳۔ **علی الموسع قدرہ وعلی المقتر قدرہ متاعا بالمعروف** البقرہ ایت ۲۳۶ ۔ امیر اپنے موافق اور غریب اپنے موافق جیسا رواج ہو (خرچ کرے)

پہلی آیت سے دو شرعی حکم ثابت ہوئے ایک یہ کہ نابالغ اولاد پر شرعاً" یہ واجب ہے کہ وہ اپنی مالی وسعت اور فراغت کے موافق کفالت کرے یعنی ان کی خوراک' لباس' رہائش اور علاج کے اخراجات برداشت کرے اور بلا عذر شرعی کوتاہی پر عنداللہ سخت مجرم ہو گا۔ دوسرا یہ حکم بھی ثابت ہوا کہ بچے کی والدہ اس کے والد کو خواہ مخواہ تنگ نہ کرے ورنہ وہ بھی شرعاً" گنہگار اور مجرم قرار پائے گی اور دوسری اور تیسری آیات سے معلوم ہوا والد اپنی مالی ہمت کے مطابق اپنی اولاد پر خرچ کرے۔ آیات کریمہ اور اب احادیث صحیح کو ملاحظہ فرمایئے۔

۴۔ حدثنا ابو ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصدقۃ ما ترک غنی والید العلیا خیر من الید السفلی و ابدا بمن تعول .....الحدیث باب وجوب النفقۃ علی الاھل والعیال۔

صحیح البخاری ج ۲ ص ۸۰۶۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افضل صدقہ وہ ہے جو فاضل مال سے ہو۔ اور خرچ کرنے والا ہاتھ وصول کرنے والے ہاتھ سے افضل ہے۔ پہلے اپنے زیر کفالت افراد پر خرچ کرو۔ بیٹا کہتا ہے مجھے کھلاؤ پلاؤ۔ مجھے کس کے سپرد کر رہے ہو۔ امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ اس حدیث صحیح سے استدلال کر رہے ہیں کہ اولاد پر خرچ کرنا اور ان کی مکمل کفالت والد پر واجب ہے۔

۵۔ عن عائشۃ قالت ھند یا رسول اللہ ان ابا سفیان رجل شحیح فھل علی حرج ان اخذ من مالہ ما یکفینی وابنی قال خذی بالمعروف باب وعلی الوارث مثل ذالک صحیح البخاری ج ۲ ص ۸۰۹۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت ہند بنت عتبہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ حضرت! میرے شوہر ابو سفیان رضی اللہ عنہ بڑے حریص واقع ہوئے ہیں۔ یعنی وہ مجھے اتنا نفقہ مہیا نہیں کرتے جو مجھے اور میرے بچوں کو کافی ہو۔ تو کیا مجھے گناہ تو نہیں ہو گا اگر میں اس کے مال سے اتنا سا لے لیا کروں جو مجھے اور میرے بچوں کے لئے کافی ہو۔ تو آپؐ نے جواب میں فرمایا دستور کے موافق لے لیا کرو۔ بچوں کا نفقہ والد کے ذمہ اس حد تک واجب ہے کہ یہ نفقہ اس کی بے خبری میں بھی وصول کر لینا جائز ہے۔ جیسا کہ حدیث ذیل میں ہے۔

۶۔ عن عائشہ ان ھندا بنت عتبہ قالت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابا سفیان رجل شحیح ولیس یعطینی وولدی الا ما اخذت وھو لا یعلم فقال خذی ما یکفیک وولدک بالمعروف ۔ باب اذا لم ینفق الرجل فللمراۃ ان تاخذ بغیر علمہ ما یکفیھا وولدھا بالمعروف ۔ صحیح البخاری ج ۲ ص ۸۰۸۔ حضرت ہندہ بنت عتبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ ابو سفیانؓ حریص آدمی ہے وہ مجھے اتنا خرچ مہیا نہیں کرتا جو مجھے اور میرے بیٹے کے لئے کافی ہو الا یہ کہ اس کی بے خبری میں اس کے مال میں سے کچھ لے لوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اتنا سا لے لیا کرو جو تجھے اور تیرے بیٹے کے لئے کافی ہو۔ مگر معروف کے موافق۔

اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ چھوٹی اور محتاج اولاد کا نان نفقہ اور ان کی مکمل کفالت والد پہ بقدر استطاعت بہرحال واجب ہے۔ اگر وہ اس فریضہ کی ادائیگی میں کوتاہی کرے گا تو وہ سخت مجرم اور گنہگار ہو گا۔

امام محمد بن اسماعیل الامیراس حدیث کی شرح میں ارقام فرماتے ہیں۔ **ودل علی وجوب نفقۃ**

الزوجۃ والاولاد علی الزوج وفیہ دلیل علی ان الواجب الکفایۃ من غیر تقدیر النفقۃ والی ھذا ذھب جما ھیر العلماء منھم الھادی والشافعی - سبل السلام) ج ۳ ص ۲۱۹ - کہ یہ حدیث صحیح اس کی دلیل ہے کہ خاوند پر بیوی اور اولاد کا نان و نفقہ واجب ہے۔ اور اس میں یہ بھی دلیل ہے کہ اتنا خرچ واجب ہے جو کفالت کرے۔ شرعاً نان و نفقہ کی کوئی حد مقرر نہ ہے۔ کہ ضرور اتنا ہونا چاہئے۔ ۶۔ شوکانیؒ ارقام فرماتے ہیں **علی وجوب نفقۃ الولد علی الاب وانہ یجوز لمن وجبت لہ النفقۃ شرعاً علی شخص ان یاخذ من مالہ اذا لم یقع منہ الامتثال واصبر علی التمرد نیل الاوطار** ج ۶ ص ۳۹۳ - کہ یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ والد پر اولاد کا نفقہ واجب ہے۔ نیز جس شخص پر خرچ واجب ہو اور وہ ادا نہ کرے تو جس طرح چوری چھپے لیا جا سکتا ہو لے لے۔ اولاد کا نان و نفقہ ادا نہ کرنا اور اس کی کفالت سے گریز کرنا سخت جرم اور کبیرہ گناہ اور قطع رحمی ہے۔

۷۔ **عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفی بالمرء اثما ان یضیع من یقوت وھو عند مسلم بلفظ یحبس عمن قوتہ۔ سبل السلام** ج ۳ ص ۲۲۲ - کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی مسلمان کے لئے صرف یہی گناہ کافی ہے کہ وہ ان افراد کو بھوک کے ساتھ ضائع کر دے جن کو وہ روٹی کھلاتا ہے اور صحیح مسلم میں ہے کہ وہ ان کی روزی روک لے۔

امام محمد بن اسماعیل الامیر اس حدیث کے ذیل میں لکھتے ہیں۔ **والذین یقوتھم ویملک قوتھم ھم الذین یجب علیہ الانفاق علیھم وھم اھلہ واولادہ وعبیدہ - سبل السلام** ج ۳ ص ۲۲۲ - کہ آدمی پر جن کی روزی مہیا کرنا واجب ہے وہ اس کی بیوی، اولاد اور اس کے غلام ہیں۔

۸۔ **عن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علی وسلم لا یدخل الجنۃ قاطع یعنی قاطع رحم - متفق علیہ - سبل السلام باب البر والصلۃ** ص ۱۶۰ و ۱۶۱ - کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قاطع رحم جنت میں نہیں جائے گا۔

۹۔ **واخرج البخاری فی الادب المفرد من حدیث ابی ھریرۃ یرفعہ ان اعمال امتی تعرض عشیۃ الخمیس لیلۃ الجمعۃ فلا یقبل عمل قاطع رحم - سبل السلام** ج ۴ ص ۱۶۱ - حضرت ابو ہریرہ سے مرفوع حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے اعمال جمعرات کو عشاء کو اللہ تعالیٰ کے ہاں پیش کئے جاتے ہیں۔ پس قاطع رحم کی نیکی قبول نہیں ہوتی۔

۱۰۔ **واخرج ابو داود من حدیث ابو بکرۃ یرفعہ ما من ذنب اجدر ان یعجل اللہ لصاحبہ العقوبۃ فی الدنیا مع ما ادخر اللہ لہ فی الاخرۃ من قطیعۃ الرحیم - سبل السلام** ج ۴ ص ۱۶۱ - حضرت ابو بکرہؓ سے مرفوع حدیث ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ کوئی قطع رحمی سے بڑھ کر کوئی ایسا گناہ نہیں

جو اس قابل ہو کہ آخرت کے عذاب سے پہلے دنیا ہی میں اس کو عذاب میں مبتلا کر دے۔

۱۱۔ علاوہ ازیں وہ مشہور حدیث بھی قابل عنایت ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے **لیس منا من لم یرحم صغیرنا ولم یوقر کبیرنا** ۔ جامع ترمذی ۔ کہ جو شخص ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور بڑوں کی عزت نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔

۱۲۔ الشیخ الامام ابن قدامہ حنبلی ارقام فرماتے ہیں **وعلی الانسان نفقۃ والدیہ وان علوا واولادہ وان سفلوا ۔ عمدۃ الاحکام مع شرح العدۃ** ص ۴۴۸ و ۴۴۹ ۔ کہ انسان پر اس کے والد اور دادا' پر دادا کا نان و نفقہ واجب ہے اور اسی طرح اس کی اولاد اور پوتے پوتیوں کی کفالت بھی اس پر واجب ہے۔

۱۳۔ شیخ الکل حضرت السید نذیر حسین المحدث دھلوی کا بھی یہی فتویٰ ہے۔ فتاویٰ نذیریہ ج ۳ ص ۱۰۸

خلاصہ کلام یہ کہ والد پر اس کی بچی کی کفالت بافراغت حسب استطاعت شرعاً" واجب ہے اور کفالت نہ کرنے کی صورت میں وہ سخت مجرم' مرتکب کبیرہ' حق تلف کرنے والا اور قاطع رحم ہو گا۔ خرچہ کا تعین عدالت مجاز کا کام ہے۔ مفتی کا نہیں۔ مفتی کسی قانونی اور عدالتی جھمیلوں کا ہرگز مسئول نہ ہو گا۔ **ھذا ماعندی واللہ تعالی اعلم بالصواب والیہ المرجع والماب فی یوم الحساب**

کتبہ ووقع علیہ

محمد عبید اللہ عفیف بن الشیخ محمد حسین

مبعوث دارالافتاء والدعوۃ والارشاد الریاض

صدر مدرس دارالحدیث چینیانوالی لاہور

۲۳ / ۵ / ۱۹۹۲ء

تعاون کی اپیل

اندرون سندھ میں سیلاب کی تباہ کاریوں کے باعث ہمارے بہت سے سلفی بھائی شدید متاثر ہوئے ہیں۔ مکانات منہدم اور سامان تباہ ہو چکا ہے مخیر حضرات سے اپیل ہے کہ وہ ان کے ساتھ تعاون کریں۔ اس ضمن میں ادارہ ترجمان السنہ کی وساطت سے بھی ان کے ساتھ تعاون کیا جا سکتا ہے۔ ضمن میں ادارہ ترجمان السنہ اکاؤنٹ نمبر ۲۱۱۱ مسلم کمرشل بینک شادمان لاہور۔